مَرکزُ الاِقتِصادِ الاِسلامی
Islamic Economics Centre
دارُالافتاء اہلسنت (دعوتِ اسلامی)
www.iecdawateislami.com

کرنسی کے بدلے سونا قسطوں میں خریدنا کیسا؟

ریفرینس نمبر:IEC-738 تاریخ:19-11-2025

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلے کے بارے میں کہ میں ایک خالص سونا (گولڈ بسکٹ) خریدنا چاہتا ہوں، لیکن میرے پاس اتنے وسائل نہیں کہ اس کی پوری قیمت یکمشت ادا کر سکوں۔ میرے ایک قریبی عزیز جو گولڈ کا کاروبار کرتے ہیں، ان سے میں نے بات کی تو انہوں نے پیشکش کی کہ آپ یہ گولڈ بسکٹ مجھ سے 10 ماہ کی قسطوں پر خرید لیں۔ فی الحال ڈھائی لاکھ روپے ایک ساتھ دے دیں اور باقی رقم قسطوں میں ادا کر دیجئے گا۔ گولڈ کی موجودہ قیمت تقریباً 4 لاکھ 30 ہزار روپے ہے، جبکہ وہ مجھے قسطوں میں 4 لاکھ 70 ہزار روپے میں قسطوں پر دینے کو تیار ہیں۔ میرا سوال یہ ہے کہ کیا اس طرح قسطوں (ادھار) پر سونا خریدنا شرعاً جائز ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

پوچھی گئی صورت میں آپ کا طے شدہ مدت پر کرنسی نوٹ کے بدلے سونے کا بسکٹ ادھار قسطوں میں خریدنا شرعاً جائز ہے، اس میں کوئی حرج والی بات نہیں البتہ یہ ضروری ہے کہ خریداری کی مجلس میں سونا خریدنے والے کے حوالے کر دیا جائے تاکہ دونوں طرف سے ادھار لازم نہ آئے۔

اس مسئلے کی تفصیل یہ ہے کہ فقہائے کرام کی تصریحات کے مطابق کرنسی نوٹ، قدیم زمانے میں چلنے والے تانبے پیتل کے سکے (فلوس) کے حکم میں ہیں، یعنی اگر ان فلوس کے بدلے سونے چاندی کی خرید و فروخت ہو تو مجلس عقد میں ان میں سے کسی ایک چیز پر ایک طرف کا قبضہ کرنا ضروری ہوتا ہے، تاکہ دونوں چیزوں کے ادھار ہونے کی خرابی پیدا نہ ہو۔ لہٰذا پوچھی گئی صورت میں بیع کی دیگر شرائط کی رعایت کرتے ہوئے آپ کا کرنسی نوٹوں کے بدلے سونے کو معینہ مدت پر قسطوں میں ادھار خریدنا شرعاً جائز ہے جبکہ عقد کرتے وقت اس پر قبضہ ہو جائے۔

سونے کو فلوس کے بدلے بیچنے سے متعلق بحر الرائق اور حاشیۃ الطحطاوی میں ہے، والللفظ للاول: ”**لو باع فضة بفلوس** أو ذهب **بفلوس** فإنه يشترط قبض أحد البدلين قبل الافتراق لا قبضهما، كذافي الذخيرة“ ترجمہ: اگر چاندی کو فلوس کے بدلے یا سونے کو فلوس کے عوض بیچا جائے تو فریقین کے جدا ہونے سے پہلے دونوں عوضوں کا قبضہ شرط نہیں، بلکہ صرف ایک عوض پر قبضہ کر لینا کافی ہے۔اسی طرح ذخیرہ میں مذکور ہے۔

(البحر الرائق، جلد06، صفحہ211، مطبوعہ دار الکتب الاسلامی)

فلوس کے بدلے سونے کو ادھار بیچنے سے متعلق خاتم المحققین علامہ ابن عابدین شامی علیہ الرحمہ رد المحتار میں ارشاد فرماتے ہیں: ”**سئل الحانوتي عن بيع الذهب بالفلوس نسيئة. فأجاب: بأنه يجوز إذا قبض أحد البدلين** لمافي البزازية لواشترى مائة فلس بدرهم يكفي التقابض من أحد الجانبين قال: ومثله مالوباع فضة أوذهبابفلوس كمافي البحر عن المحيط“ ترجمہ: حانوتی سے سوال کیا گیا کہ کیا سونے کو فلوس کے بدلے اُدھار بیچنا جائز ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جائز ہے، بشرطیکہ دونوں میں سے کسی ایک عوض پر قبضہ ہو جائے۔ کیونکہ بزازیہ میں ہے کہ اگر کوئی شخص سو فلوس ایک درہم کے بدلے خریدے تو صرف ایک طرف سے قبضہ کر لینا کافی ہے۔ اور اسی کے مثل وہ صورت بھی ہے جب کوئی شخص چاندی یا سونا فلوس کے بدلے بیچے، جیسا کہ بحر نے محیط سے نقل کیا ہے۔

(ردالمحتار علی الدر المختار، جلد05، صفحہ180، مطبوعہ مصر)

کرنسی نوٹ فلوس کے حکم میں ہیں۔ چنانچہ سیدی اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ ارشاد فرماتے ہیں: ”بنائے کاغذ اصل آفرینش میں ثمن نہیں اور صَرف وہی کہ ثمنِ خلقی، ثمنِ خلقی سے بیع کی جائے، یہ صرف سونا یا چاندی ہے وبس، **ہاں ازانجا کہ فلوس ونوٹ اصطلاحاً ثمن ہیں ایک جانب سے قبضہ ضرور ہے کیلا یلزم الافتراق عن دین بدین (تاکہ دَین کے بدلے میں دَین سے جدا ہونا لازم نہ آئے۔ت)** لہٰذا اگر روپیہ کے پیسے خریدے روپیہ دے دیا اور پیسے پھر دیئے جائیں گے تو مذہبِ راجح و معتمد میں کچھ مضائقہ نہیں، بعینہٖ یہی حال کلابتوں اور پیسوں یا نوٹ کی ہے کہ صرف ایک طرف سے قبضہ ہو جانا کافی اگرچہ دوسری جانب قرض ہو۔“

(فتاوٰی رضویہ، جلد17، صفحہ629، رضا فاؤنڈیشن لاہور)

قسطوں کی صورت میں بیع کرنے سے متعلق مجلۃ الاحکام العدلیہ میں ہے: ”البیع مع تاجیل الثمن وتقسیطه صحیح، یلزم ان تکون المدة معلومة فی البیع بالتاجیل والتقسیط“یعنی ثمن ادھار ہونے اور قسطیں مقرر کرنے کے ساتھ بیع صحیح ہے اور ادھار یا قسطوں میں بیچنے کی صورت میں مدت معلوم ہونا ضروری ہے۔

(مجلۃ الاحکام العدلیۃ، صفحہ 50، مطبوعہ کراچی)

قسطوں میں خرید وفروخت بھی ادھار بیچنے کی ایک قسم ہے۔ جیسا کہ فتاوٰی رضویہ میں ہے:

”التأجیل جائز کما حققنا کل ذالک و ما التنجیم الا نوع من التأجیل“ترجمہ: ثمن کا ادھار کرنا، جائز ہے جیسا کہ ہم سب باتوں کی تحقیق بیان کر آئے اور قسط بندی بھی ایک قسم کی مدت معین کرنا ہی ہے۔

(فتاوٰی رضویہ، جلد 17، صفحہ 493، رضا فاؤنڈیشن لاہور)

بہارِ شریعت میں ہے: ”اگر پیسوں سے چاندی خریدی تو مجلس میں ایک کا قبضہ ضروری ہے، دونوں جانب سے قبضہ ضروری نہیں کیونکہ اُن کی ثمنیت منصوص نہیں جس کا لحاظ ضروری ہو۔ عاقدین اگر چاہیں تو ان کی ثمنیت کو باطل کر کے جیسے دوسری چیزیں غیرِ ثمن ہیں اُن کو بھی غیرِ ثمن قرار دے سکتے ہیں۔ مجلس بدلنے کے یہاں یہ معنٰے ہیں کہ دونوں جدا ہو جائیں ایک ایک طرف چلا جائے اور دوسرا دوسری طرف یا ایک وہاں سے چلا جائے اور دوسرا وہیں رہے اور اگر یہ دونوں صورتیں نہ ہوں تو مجلس نہیں بدلی، اگرچہ کتنی ہی طویل مجلس ہو، اگرچہ دونوں وہیں سو جائیں یا بے ہوش ہو جائیں بلکہ اگرچہ دونوں وہاں سے چل دیں مگر ساتھ ساتھ جائیں، غرض یہ کہ جب تک دونوں میں جدائی نہ ہو، قبضہ ہو سکتا ہے۔“

(بہار شریعت، جلد 02، صفحہ 822، مکتبۃ المدینہ کراچی)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــہ

ابو محمد مفتی علی اصغر عطاری مدنی

27 جمادی الاولٰی 1447ھ/19 نومبر 2025ء

نوٹ: مرکز الاقتصاد الاسلامی (Islamic Economics Centre) کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دار الافتاء اہلسنت اور مرکز الاقتصاد الاسلامی (Islamic Economics Centre) کی ویب سائٹ اور مرکز الاقتصاد الاسلامی کے فیس بک پیج islamicEconomicsCentre سے کی جا سکتی ہے۔
دار الافتاء اہل سنت ویب سائٹ www.fatwaqa.com | مرکز الاقتصاد الاسلامی (Islamic Economics Centre) کی ویب سائٹ www.iecdawateislami.com

ایڈریس: فیضان پلاٹ نزد حنفیہ مجاہدین مسجد متصل عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ
Email:appointment@iecdawateislami.com